ہمیں خود کو دلت نہیں بلکہ ہندوستانی کہنا چاہئے: کے انوک

ساہتیہ اکیڈمی کے زیر اہتمام آل انڈیا دلت مصنفین کی دو روزہ کانفرنس کا انعقاد

نئی دہلی (اسٹاف رپورٹر) ساہتیہ اکیڈمی کے زیر اہتمام آل انڈیا دلت مصنفین کی دو روزہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر نامور تیلگو اسکالر اور مصنف کے انوک نے کہا کہ ہمیں خود کو دلت نہیں بلکہ ہندوستانی کہنا چاہئے اور ہم ملک کے آئین کے مطابق عزت، انصاف اور روزگار حاصل کرنے کے حقدار ہیں، ہندوستانی تاریخ میں برابری کا درجہ حاصل کرنے کے لیے ہمیں ایک طویل جنگ لڑنی پڑی ہے، لیکن ہندوستان کی ترقی میں ہماری شراکت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے اب ہمیں دلتوں اور غیر دلتوں کے ساتھ رابطے میں آکر اپنے تجربات کو وسیع کرنا چاہیے، اس سے ہی کلاسیکی دلت ادب تخلیق ہوگا۔ اس سے قبل ایک اہم بیان دیتے ہوئے ہندی کے نامور نقاد بجرنگ بہاری تیواری نے کہا کہ دلت ادب صرف ایک روایت نہیں ہے بلکہ یہ متنوع ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف زبانوں سے آنے والی مختلف جگہوں سے اس کی جڑیں ایک کل ہند دلت ادب کی تشکیل کرتی ہیں۔ دلت ادب کی دوسری خصوصیت اتحاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس اتحاد کی مدد سے ہمارا معاشرہ برابر ہو جائے گا۔

انہوں نے دلت ادب کے سامنے تین چیلنجوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پہلے ہمیں تشدد سے بچنا اور مزاحمت کرنا ہے، خواہ وہ زبان، اشاروں یا جسمانی سطح پر ہو۔ ان کا دوسرا انکشاف تھا جو مساوات اور انصاف کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ تحریک کو تیسرا چیلنج قرار دیتے ہوئے نئی نسل کو تحریک سے جڑنے کے طریقوں پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں نئی نسل کو ماضی کی طرف نہیں بلکہ مستقبل پر مبنی بنانا ہے۔ پروگرام کے آغاز میں ساہتیہ اکیڈمی کے سکریٹری کے سرینواس راؤ نے سبھی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں سنتوں کی ایک طویل اور ممتاز روایت ہے جنہوں نے ہر قسم کی عدم مساوات کی مسلسل مخالفت کی ہے۔ جدید دلت ادب پر بابا صاحب امبیڈکر کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بابا صاحب نے اس تحریک کو ایک نیا نقطہ نظر دیا ہے۔ اس موقع

پر ساہتیہ اکیڈمی کی حال ہی میں شائع شدہ کتاب گجراتی دلت شاعری کا بھی افتتاحی اجلاس میں اجراء کیا گیا۔ پروگرام کا پہلا سیشن لکشمن گائیکواڑ کی صدارت میں اختتام پذیر ہوا جس میں جتندر دیپ سارنگی نے انگریزی اور موہن پرمار نے گجراتی زبانوں میں دلت ادب کی موجودہ صورتحال اور اس کے چیلنجز پر بات کی۔ جے دیپ سارنگی نے اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی دیگر مقامی زبانوں میں دلت ادب کی روایت ہے، جب کہ ہندوستانی انگریزی کے ساتھ ایسا کچھ نہیں ہے۔ اسے اپنی زمین خود تیار کرنی تھی، اس لیے اب اس نے اپنے لیے ایک عہدہ تیار کر لیا ہے۔ دلت ادب کی دستاویزات کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس میں ایک اہم جزو کے طور پر انٹرویوز ہوتے ہیں جنہیں اکٹھا کرنے اور تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ گجراتی دلت ادب کے چیلنجوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے موہن پرمار نے کہا کہ ۴۷ سال پرانا گجراتی ادب ۱۹۸۱ کی ریزرویشن تحریک سے ایک نیا چیلنج حاصل کرنے کے بعد آگے بڑھا ہے، گجراتی دلت ادب کی موجودہ حالت کو تسلی بخش قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کی تخلیق میں خواتین کی بڑھتی ہوئی شرکت حوصلہ افزا ہے۔ مراٹھی کے نامور ادیب لکشمن گائیکواڑ نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ دلت ادب انسانیت کا ادب ہے اور یہ ہمیشہ انسانیت کو اہمیت دیتا ہے۔ دلت ادب نے ہمیشہ سماج کو متحد کرنے کا کام کیا ہے۔ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ دلت ادب کی زبان مٹی کی زبان ہے، یہاں کے باشندوں کی زبان ہے۔ اس موقع پر مختلف علم و فنون سے وابستہ افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔